آپ کا انتظام وہاں کیا جا سکتا ہے۔ بس سورج ڈوبنے کے بعد اس کا تالا لگ جائے گا۔ آپ کمرے سے باہر نہ جا سکیں گے۔ پھر صبح کو کھلے گا (حالانکہ پھر بند کرنے میں انھوں نے مجھے خاصی رعایت دے دی تھی) میں نے گوارا کر لیا۔ دن بھر میرا کمرہ "ڈرائنگ روم کم اسٹڈی روم" بنا رہتا اور رات کو کوٹھری بن جاتا۔

اب لے دے کر کتابیں میری بہترین رفیق تھیں۔ یہ کتابیں مجھے اپنے ایک عزیز دوست سے مل جاتیں۔ یہ تھے "ہاجر نویس" جن کو میں ہزار نویس کہتا تھا۔ دراصل ہزار نویس صحیح بھی تھا۔ ہاجر نویس تو اس نام کی بگڑی ہوئی شکل تھی۔ یہی ہزار نویس بعد میں میری تیار کی ہوئی "کانسٹی ٹیونسی" سے پارلیمنٹ کا الکشن لڑے اور جیتے۔ ان کے مقابلے میں اشوک مہتہ تھے۔ ہزار نویس کو سیاست میں لانے کا سہرا میرے سر تھا۔ حالانکہ ان کی بیوی مجھ سے ناراض رہتی تھیں کہ میں نے ان کے اچھے بھلے شوہر کو سیاست کے راستے پر ڈال دیا۔ یہ سچ ہے کہ اس کا ان کی وکالت پر تھوڑا بہت اثر ضرور پڑا۔ بعد میں جب اچانک بعض وجوہ کی بنا پر میں نے سیاست کو خیرباد کہنے کا فیصلہ کیا تو سوال یہ پیدا ہوا کہ اب اس علاقے سے الکشن کون لڑے گا۔ جب کہ یہ بڑی "نرسی" کی ہوئی "کانسٹی ٹیونسی" تھی۔ میں نے ساتھیوں کے سامنے ہزار نویس کا نام تجویز کیا۔ علاقے کے سربراہوں سے ملا۔ تمام ٹریڈ یونیوں نے تعاون کا وعدہ کیا۔ بس مشکل یہ تھی کہ یہ سب "شیڈولڈ کاسٹ" تھے اور کسی برہمن کو قبول کرنے میں انھیں تامل تھا لیکن پھر میری اور دوسرے ساتھیوں کی دوڑ دھوپ نے اس مسئلہ کو آسان کر دیا۔ ہزار نویس آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے۔ اصل مقابلہ اشوک مہتہ سے تھا جو بری طرح سے ہارے۔ خیر یہ تو بہت بعد کی بات ہے۔ اصل بات تو اس وقت یہ تھی کہ ہزار نویس مجھے کتابیں بھجوایا کرتے تھے۔ ان کے پاس کتابوں کا بڑا اچھا ذخیرہ تھا انھوں نے بعض بڑی اچھی کتابیں بھجوائیں۔ دنیا کے بہترین ناول اور علوم کی بہت سی کتابیں میں نے ان کے توسط سے پڑھیں۔ اس زمانے میں میرے پڑھنے کی رفتار بہت تیز ہو گئی تھی۔ اوسطاً تین سو صفحات روزانہ پڑھ لیتا تھا۔ جب اسٹاک ختم ہونے لگتا تو میں راشن کر لیتا تھا اور اسی حساب سے پڑھ لیتا۔ جیلر صاحب کو جاسوسی ناولوں کا شوق تھا۔ وہ ناول مصیبت کے وقت بہت کام آتے تھے۔ پھر میں نے ٹہلنا شروع کر دیا۔ جیل کے وارڈوں اور قیدیوں سے گفتگو کرتا ——